جناب بریدا احمد نعمانی

عالم اسلام لہولہو!

عالم اسلام لہولہو ہے' دمشق سے کابل اور بیت المقدس سے میانمار تک ہر طرف مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہے ہر جگہ مظلوم ایک، مگر ظالم کی شکلیں اور صورتیں جدا جدا' اس کے باوجود پوری دنیا میں مسلمان ہی دہشت گرد، انتہا پسند اور دیگر مذموم القابات سے ملقب ہیں۔ اس وقت عالم کفر نے اہل ایمان پر جو یلغار کر رکھی ہے، اس کا ایک بڑا سبب ہماری اجتماعی بے حسی ہے۔ افسوس، حیرت اور لمحہ فکریہ ہے کہ مسلمان خواب غفلت کا شکار ہیں۔ بجائے اس کے انہیں اپنے دشمن کی پہچان ہوتی، الٹا وہ اس کے دام ہم رنگ زمیں میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ صرف گزشتہ چند روز میں پیش آنے والے حوادث اور واقعات کا سرسری جائزہ لے لیا جائے۔ ظلم' جبر، دہشت اور وحشت کے ایسے باب پڑھنے کو ملیں گے، جن میں آج کی متمدن، تہذیب یافتہ اور ترقی کے اعلیٰ معیار پر فائز سمجھی جانے والی قوموں کے مکروہ کردار حیوانیت کو بھی شرما دیتے ہیں جہاں انسانیت وآدمیت نام کی چیز لغت میں موجود نہیں۔

افغانستان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق غزنی اور بدخشاں میں نیٹو افواج کی بمباری سے 2 بچوں سمیت 19 شہری شہید ہوگئے رپورٹ کے مطابق صوبہ غزنی کے جنوب مشرقی علاقے میں طالبان نے افغان پولیس پر حملہ کر دیا جس پر افغان پولیس نے نیٹو کو مدد کے لیے طلب کیا' نیٹو فورسز نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے طالبان پر گولا باری کی۔ جس کے نتیجے میں بچوں کی شہادت رونما ہوئی۔ واضح رہے کہ شہریوں کی ہلاکت پر کٹھ پتلی افغان صدر حامد کرزئی نے گزشتہ ماہ مقامی فورسز کی جانب سے نیٹو کی فضائی مدد طلب کرنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔

ادھر میانمار کے دارالحکومت ینگون میں ایک دینی مدرسے میں آگ لگنے کے باعث 13 بچے شہید ہو گئے' غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق پولیس کے ترجمان تھیٹ لوین نے کہا کہ آگ ینگون شہر میں واقع ایک 2 منزلہ عمارت میں لگی جو ایک مسجد کا حصہ ہے، مدرسے میں تقریباً 75 یتیم بچے رہائش پذیر تھے، پولیس ذرائع کے مطابق حالیہ فسادات کی وجہ سے عمارت کے دروازوں کو اندر سے بند کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے بچوں کو آگ لگنے کے بعد عمارت سے نکلنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس ترجمان کے مطابق پولیس نے عمارت کا دروازہ توڑ دیا جس کے ذریعے زیادہ تر بچے باہر نکلنے میں کامیاب ہوگئے، اطلاعات کے مطابق واقعے کے وقت زیادہ تر بچے سو رہے تھے، آگ بجھانے والے عملے نے آگ پر قابو پالیا ہے تاہم عمارت بری طرح جل گئی ہے، پولیس کے مطابق زیادہ تر لوگ جل جانے اور دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے ہیں جب کہ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر نوجوان لڑکے شامل ہیں۔ آگ لگنے کے بعد پولیس کے خصوصی دستے کو علاقے میں بھیج دیا گیا کیونکہ اس کو تخریبی

کارروائی سمجھ کر بہت سے لوگ آگ لگنے والی عمارت کے باہر جمع ہو گئے تھے، واضح رہے کہ ینگون کی ٹاؤن پولیس کی مطابق آگ کسی تخریبی کارروائی کی وجہ سے نہیں بلکہ بجلی میں فنی خرابی کی وجہ سے لگی۔ خیال رہے کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق شر پسند بودھوں کو میانمار میں دہشت گردی اور مسلمانوں کی املاک اور مساجد کو جلانے کیلئے سرکاری سپورٹ حاصل ہے، بودھوں کے ہاتھوں قتل عام اور املاک جلائے جانے کے بعد سوالاکھ مسلمان ہجرت پر مجبور ہو چکے ہیں۔ میانمر سے شائع ہونے والے جریدے کے مطابق بودھ دہشت گردوں کی جانب سے مساجد سمیت 1300 سے زائد مکانات اور دیگر عمارتیں تباہ کی جا چکی ہیں، ایک ہزار 376 افراد بے گھر ہو گئے، 68 افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر اب تک 15 قصبوں میں تشدد کے 163 واقعات کی اطلاعات ملی ہیں۔

دوسری جانب 29 مارچ جمعۃ المبارک کو اسرائیلی سکیورٹی فورسز نے پچاس سال سے کم عمر فلسطینیوں کو مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے سے روک دیا، جس کے بعد ان ہزاروں افراد نے قبلہ اول کے باہر ہی جمعہ کی نماز ادا کی۔ اقصیٰ فاؤنڈیشن نے بتایا کہ جمعہ کے روز بڑے پیمانے پر مسلمانوں کو مسجد جانے سے روکا گیا تاہم آرتھوڈوکس یہودیوں نے جمعرات کی شام سے ہی دیوار براق کے صحن میں آنا شروع کر دیا تھا، سارا دن اور ساری رات یہودی جتھے یہاں آ کر اپنی رسومات ادا کرتے رہے۔ اقصیٰ فاؤنڈیشن کے مطابق 26 مارچ سے دیوار براق اور مسجد اقصیٰ کے احاطوں میں یہودی آبادکاروں کے دھاوے جاری ہیں۔ اور یہودی تہوار عید فصح کے حوالے سے یہ سلسلہ ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ فاؤنڈیشن نے زور دیا کہ دیوار براق مسجد اقصیٰ کا جزو لاینفک ہے جس پر صرف اسلامی حق ہے بالخصوص براق صحن کو سن 1967ء میں مراکشی کالونی منہدم کر کے بنایا گیا تھا جس پر یہودیوں کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا حق ہے اس حوالے سے یہاں تمام تلمودی حوالے بے بنیاد اور من گھڑت ہیں۔

ایک دوسری رپورٹ کے مطابق یہودی شہریوں کے حوالے سے انسانی اور خواتین کے حقوق پر واویلا مچانے والی اسرائیلی حکومت نے فلسطینی خواتین کے حقوق کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ اس وقت پانچ ہزار کے قریب فلسطینی صہیونی عقوبت خانوں میں ظلم وستم کا شکار ہیں جن میں 11 خواتین بھی شامل ہیں۔ ان گیارہ خواتین کو قیدیوں کے حقوق تو درکنار انسانی حقوق بھی میسر نہیں۔ آزاد فلسطینی ریاست کے لیے آواز بلند کرنے کی پاداش میں مختلف حیلوں بہانوں سے گرفتار کی گئی ان گیارہ خواتین کو طرح طرح سے ستایا جا رہا ہے۔ چند روز قبل صہیونی قید سے رہائی پانے والی فلسطینی اسیرہ نورا الجعبری نے بتایا کہ کال کوٹھریوں کی صعوبت برداشت کرنے والی ان خواتین کو شدید درد اور خوفناک امراض میں بغیر علاج کے رہنا پڑ رہی ہے۔ انہیں انتہائی ضروری علاج کی سہولیات بھی میسر نہیں۔ متعدد مرتبہ ایسا ہوا کہ اسرائیلی انتظامیہ نے بیمار ہونے والی ان خواتین کو علاج کی سہولت ہی مہیا نہیں کی یا اس میں انتہائی تاخیر کی۔

اسی طرح شامی مسلمانوں (جو گزشتہ دو سال سے ظلم وستم کے پہاڑ سہ رہے ہیں) پر گزشتہ روز ایک اور

قیامت ٹوٹ گئی' رپورٹ کے مطابق ایک ہی دن میں بارہ گھنٹوں کے دوران شامی فوج کے ہاتھوں عوامی قتل عام کے پانچ واقعات ریکارڈ کیئے گئے۔یاد رہے کہ''مارچ 2013 ''شام میں دوسالوں سے جاری شورش میں سب سے خونی مہینہ ثابت ہوا ہے جس میں چھ ہزار سے زیادہ لوگ شہید ہوئے۔شامی حکومت کی مخالف 'سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس' نامی تنظیم کے مطابق مارچ دو ہزار تیرہ میں جان کی بازی ہارنے والے 6005 افراد میں 291 عورتیں اور 289 بچے بھی شامل ہیں۔سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے سربراہ رامی عبدالرحمٰن نے خبررساں ادارے رائٹر کو بتایا ہے کہ شام میں دوسالوں سے جاری شورش میں اب تک تقریباً 120,000 افراد شہید ہوچکے ہیں اوران کی تنظیم 62554 افراد کے کوائف جمع کر چکی ہے۔

بلاشبہ حالات وواقعات کی یہ تصویریں اہل ایمان کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں'تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں۔جس کے ایک عضو کی تکلیف پورے جسم میں سرایت کرجاتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں سے صرف نظر کر کے ایمانی اخوت اور اسلامی وحدت کا ثبوت پیش کریں۔ جہاں کہیں مسلمان کسمپرسی اور بے بسی کے عالم میں ہیں ،ان کے حق میں موثر،ٹھوس اور پائیدار آواز بلند کی جائے۔اسلامی دنیا کے سربراہان صرف رسمی بیانات، نمائشی اظہار مذمت اور رٹے رٹائے بیانات دے کر،اپنی اجتماعی ذمہ داریوں سے جان نہیں چھڑا سکتے۔طاغوتی قوتوں کا مقابلہ نیک نیتی،فراست ایمانی اور باہمی اتحاد واتفاق سے ہی ممکن ہے۔

کیا آپ
ائمہ مساجد، دینی مدارس کے فضلاء کرام یا معلمات میں سے ہیں؟
مسجد، مدرسے، اسکول کے ذمہ دار ہیں؟
دین سے محبت کرنے والے عام مسلمان ہیں؟
یقیناً آپ کو معلوم ہوگا کہ مسلم معاشرے کو اس کی اساس یعنی دین اسلام پر برقرار رکھنے میں آپ کا کردار کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔
اسکول، کالج، یونیورسٹی کے طلباء اور طالبات نیز عام مسلمانوں کیلئے دین کی بنیادی تعلیمات پرمبنی
سمر کورس
کے انعقاد کے لئے اپنے پلیٹ فارم پر مراکز قائم کیجئے
جس میں شریک ہونے والے شرکاء
ایمانیات | ارکان اسلام | تلاوت قرآن کریم مع تجوید | احادیث
اسلامی معاشرت اور ضروری مسائل سے واقف ہوسکیں گے
ہم آپ کو مسلم معاشرے کی بہترین خدمت کے لئے صلاحیتوں کے استعمال کی دعوت دیتے ہیں
جید علماء کرام کی زیر نگرانی
ادارہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے پلیٹ فارم سے آپ کو دعوت عمل دی جارہی ہے
برائے رابطہ: 0322-3596686, 0333-3482248, 021-36374144
نوٹ: ادارہ کورسز کے سلسلے میں نصاب، [illegible]، [illegible] اور سندات کی صورت میں تعاون کرتا ہے